JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL**, Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

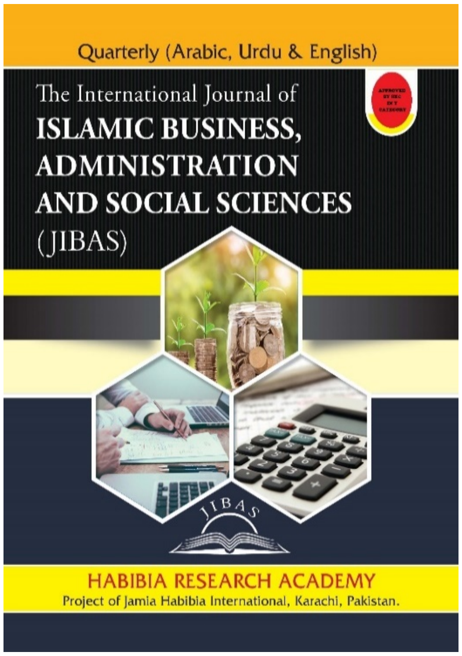

TOPIC:

TECHNICAL REVIEW OF SANAT E MUHMIL AND DARS E KALAM UL ALLAH BY PROF. DR. MUHAMMAD TAHIR MUSTAFA

صنعتِ مہمل اوردرس کلام اللہ از ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ کا فنی جائزہ

AUTHORS:

1. *Dr. Asma Aziz, Assistant Prof. Deptt. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad Email ID: asmaaziz@gcwuf.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-5599-8757*
2. *Shama Naz, MPhil Scholar, Deptt. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad Email ID:2017-gcwuf-1721@student.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-8639-3017*
3. *Anam Sattar, MPhil Scholar, Deptt. Islamic Studies, G. C. Women University Faisalabad Email ID: 2019-gcwuf-0727@student.gcwuf.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-4723-5101*

How to Cite: *Aziz, Asma, Shama Naz, and Anam Sattar. 2022. "TECHNICAL REVIEW OF SANAT E MUHMIL AND DARS E KALAM UL ALLAH BY PROF. DR. MUHAMMAD TAHIR MUSTAFA:* صنعتِ مہمل اوردرس کلا م اللہ ا ز ڈ ا کٹر محمد طا ہر مصطفیٰ کا فنی جا ئزہ*". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (4): 19-34.*
URL: http://www.jibas.org/index.php/jibas/article/view/88 .

Vol. 2, No.4 || October –December 2022 || P. 19-34
Published online: 2022-12-30

QR. Code

TECHNICAL REVIEW OF SANAT E MUHMIL AND DARS E KALAM UL ALLAH BY PROF. DR. MUHAMMAD TAHIR MUSTAFA

صنعتِ مہمل اور درس کلام اللہ از ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ کا فنی جائزہ

Asma Aziz, Shama Naz, Anam Sattar,

ABSTRACT:

Ghair Munqot art and literature is a unique type of literature. This literature is only linked with the languages of the East i.e., Arabic, Persian, Urdu, and Punjabi. In this type of literature, those letters of language are used in writings that are free from "Noqta / dot". This art is not very easy so it is very important that writers must have a big range of vocabulary in the concerned language and that synonyms are used that are free from Noqta or dots. Many writers imparted to produce their contribution in this field. Likewise, most of them wrote Ghair Munqot literature on Quran's translation, tafsir, Seerah, and Naat. This research deals with the study of the "Dars e Kalam Ul Allah written by Prof. Dr. Tahir Mustafa". It is the first Urdu Ghair Munqot Quranic translation and Tafsir.

Keywords: *Ghair Munqot Litrature, Quran, Translation, Tafsir, Dars e Kalam Ul Allah.*

"علم بدیع کی لفظی صنعتوں میں سے غیر منقوط ایک صنعت ہے۔ جسکو "عاطلہ اور مہملہ" بھی کہتے ہیں۔ "المعجم المصل فی اللغۃ الادب" کے مطابق:"العامل من الحروف هوالحروف الذی لانقطقه له فی شکل الکتابی، ونقیمنه الحروف الحالی، وهو المنقط"[1]

یعنی عاطل ایک ایسا کلام ہوتا ہے جو اس طرح کے حروف کی عبارت پر مشتمل ہوتا ہے جن کی تحریری صورت میں لفظ نہ آتا ہو، مثلاً: ا، س، ک اور ل وغیرہ۔ ادباء و شعراء اس طرح کی صنعت کا استعمال کرکے اپنی قادر الکلامی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ مذکورہ صنعت میں قصدا بغیر نقطے کے الفاظ و حروف کا استعمال کرکے اپنے احساسات و خیالات اور جذبات و کیفیات کو بیان کیا جاتا ہے اور اور نقطے والے حروف والفاظ اور جملوں کا استعمال نہیں کیا جاتا اس سے مکمل طور پر احتراز کیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ نظم و نثر دونوں کے لئے ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے ہر دور کے علماء و ادباء نے مذکورہ صنعت (عاطلہ) میں طبع آزمائی کی ہے، اور کتنے ہی شاعروں ادیبوں کے نام ہماری بے توجہی کی وجہ سے کھو گئے کیونکہ ان کے کلام کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی مبسوط کوشش نہ ہوئی، یہی وجہ ہے کہ اس نوعیت کا منفرد کام آج تک پردہ اخفاء میں پڑا ہے اور تاریخ ادبیات میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ مگر پھر بھی اس صنعت کی سرسری سی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو چند معروف و غیر معروف قلمکاروں کے نام سامنے آتے ہیں۔

عربی ادب میں غیر منقوط روایت: غیر منقوط کلام کی روایت ہر دور میں رہی ہے۔ اکثر قدیم ادب غیر منقوط ہی ہے عربی غیر منقوط ادب کی روایت ایک تاریخ رکھتی ہے۔ قبل از اسلام عرب میں حروف پر نقطے نہیں لگائے جاتے تھے۔ اہل عرب اپنی فطرت و ذہانت کی بنیاد پر الفاظ کو بالکل صحیح پڑھ لیتے تھے۔ بعد از اسلام اسلام کی اشاعت دوسرے علاقوں میں ہونے لگی جس سے الفاظ میں خطاء و تصحیف کا اندیشہ ہونے لگا، تو اہل عرب اس قسم کی علامات وضع کرنے اور اختراع پر مجبور ہوئے جو صرف عجمی مسلمانوں کو الفاظ کی غلطیوں سے بچا سکے۔ اب اہل علم عرب ایسی علامت وضع کرنے اور نقاط کے اختلاط سے الفاظ میں خطاء و تصحیف کا اندیشہ پیدا ہونے لگا، اب اہل علم عرب ایسی

علامت وضع کرنے اور اختراع پر مجبور ہوئے، جو بالخصوص عجمی مسلمانوں کو الفاظ کی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کا باعث بن سکے۔ قرآن مجید پر اعراب لگانے کے حوالے سے ابوالاسود نے ذمہ لیا، لیکن اس عزم پر لوگوں نے اعتراض اُٹھایا اور کہنے لگے کے قرآن مجید پر نقطے لگانے کا کام جب اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرامؓ نے نہیں کیا تو آپ کیوں کر رہے ہیں۔ اتو ان کو سمجھایا گیا کہ اس کا مقصد صرف اور صرف "دال" کو "ذال" سے "ب" کو "ت" اور "ث" کو "صاد" کو "ضاد" سے اور "عین" کو "غین" سے ممیز کرنا ہے اور یہ واضح کام ہے کہ کون کون سے حروف نقطے والے ہیں اور کون کون سے حروف نقطے کے بغیر ہیں اور کونسے حرف پر کتنے نقطے ہیں تا کہ ان لوگوں کے لیے مختلف حروف کے درمیان امتیاز کرنے میں آسانی ہو۔ جو عجمی ہیں، یا کم پڑھے لکھے ہیں، اس سے لوگوں کو کچھ اطمینان ہوا اور یہ غلط فہمی دور ہوئی کہ یہ قرآن مجید میں تحریف ہے بلکہ انہیں اس کا احساس ہوا کہ یہ قرآن مجید کی حفاظت کی ایک مؤثر شکل ہے۔ اب حروف پر نقطے لگانے کا کام شروع ہوا۔"[2] اس حوالے سے درج ذیل روایات ملتی ہیں:

ا۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں: "وأما شكل المصحف و نقطه فروي أن عبدالملك بن مروان أمر به و عمله، فتجدد لذلك الحجاج بواسط و جد فيه و زاد تحزينه، و أمد و هو والي العراق الحسن و يحي بن يعمر بذالك"[3]

عبد الملک بن مروان نے مصحف کے حروف کو مشکل کرنے اور ان پر نقطے لگانے کا حکم دیا۔ اس نے اس کام کے لیے حجاج بن یوسف کو شہر واسط سے فارغ کر دیا اور اس نے بہت کوشش سے اس کام کو سرانجام دیا۔ اور اس میں اعراب کا اضافہ کیا۔ اس وقت حجاج عراق کا گورنر تھا اس نے حسن اور یحی بن یعمرؒ کے ذمے یہ کام لگایا۔

۲۔ ایک روایت یہ ہے کہ ابوالاسود نے سب سے پہلے قرآن مجید پر نقطے لگائے اس کی ضرورت ان کو اس طرح محسوس ہوئی کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک قاری کو تلاوت کرتے ہوئے سنا: "اَنَّ اللهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ"[4]

"فاستعظم ذلک ابوالأسود، وقال: عزوجه الله أن يبرأمن رسوله۔ ثم رجع من فوره الى زياده، فقال: ياهذا، قدأجبتک الى ماسألت، ورأيت، أن أبدأ باعراب القرآن، فابعث الى ثلاثين رجلاً، فأحضرهم زياد، فاختارمنهم أبوالأسود عشرة، ثم لم يزل يختار منهم، حتى اختار رجلاً من عبدالقيس، فقال: خذالمصحف وصبغاً يخالف لون المواد، فاذا فتحت شفتي فانقط واحدةً فوق الحروف، وذا ضممتها فاجعل النقطة الى جانب الحرف، واذا كسرتهما فاجعل النقطة فى أسفله، فان أتبعت شيئًا هذه الحركات غنة فانقط نقطتين"[5]

جو یہ تلاوت کر رہا تھا کہ جو مذکورہ آیت کو [وَرَسُوْلُهٗ] کی بجائے [وَرَسُوْلِهٖ] یعنی پیش کو زبر سے پڑھ رہا تھا جس سے معنی بدل جاتا ہے۔ ابوالاسود کو اس قرآت پر دکھ ہوا اور کہا خدا کی ذات اس سے پاک ہے کہ وہ اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بیزار ہو، چنانچہ ابوالاسود نے بالآخر قبیلہ عبدالقیس کے ایک شخص کا انتخاب کیا اور اس سے کہا جب تم مجھے دیکھو کہ میں اپنے ہونٹ کسی حرف کے لیے اوپر کی جناب کھولتا ہوں تو اس حرف کے اوپر ایک نقطہ لگا دو۔ اور اگر میں نے دونوں ہونٹوں کو باہم ملا دیا ہے تو پھر حرف کے آگے نقطہ لگا دو۔ اگر میں نے نیچے کی طرف

اسے موڑا ہے تو اس کے نیچے نقطہ لگادو، اس طرح وہ اس کام کو مکمل کرنے کے بعد زیاد کے پاس گئے اور کہا میں نے حکم کی تعمیل کر دی۔

۳۔ ابراہیم محمد الجرمی نے عجمیوں کے لیے نقطے لگانے کا ذکر معجم علوم القرآن میں کچھ یوں کیا ہے: "هوالنقط الذى يدل على ذوات الحروف، ويميز معجمها من مهمليا، كالنقطة تحت الجيم ميز تها من الحاء، والنقطتان فوقت ميزتهامن ث و بكذا، وكان هذا النقط بلون مواد المصحف ليميز من نقط الاعراب الذى و ضعه ابوالأسؤد"[6]

(علامہ بدر الدین زرکشی نے بھی ابوالاسود کو نقطے لگانے والا پہلا شخص کہا ہے۔ اس بات کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب شہرۂ آفاق "البرہان فی علوم القرآن" میں کیا ہے۔)

درج بالا بحث سے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ مصحف پر سب سے پہلے نقطے ابوالاسود نے ہی لگائے ہیں اور غلط مفہوم کے وبال سے امتِ مسلمہ کو بچالیا۔

۴۔ قرآن مجید میں صنعتِ غیر منقوط: پہلا کلمہ غیر منقوط حروف پر مشتمل ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ[7] مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ[8] اللہ کا ذاتی نام غیر منقوط حروف پر مشتمل ہے اسی طرح اللہ کے صفاتی ناموں میں سے بہت سے نام غیر منقوط ہیں جیسے الاول ، الصمد ، الاحد ، الودود ، الحکم ، الملک ، مالک الملک ،العدل[9]۔ اسماءِ رسول ﷺ بھی غیر منقوط ہیں جیسے رسول ، احمد ، محمود ، حامد ، داعی ، ھاد ، طٰحہ طسٓ، حمٓ، عادل ، اولی[10] قرآن میں انبیاء کے بھی غیر منقوط نام ذکر ہوئے ہیں جیسے آدم، موسیٰ، حوا، صالح، ہود، لوط، داؤدؑ۔ ایسے ہی قرآن میں کچھ حروفِ مقطعات بھی غیر منقوط ہیں جیسے صٓ ، طٰہٰ ، طسٓ ، حمٓ ، الٓمٓ ، الٓمٓر ، الٓر ، طسٓمٓ ، الٓمٓصٓ ، الٓمٓ اللہ۔ اگر ہم صرف سورۃ فاتحہ کا ہی مطالعہ کریں تو اس میں بھی بے نقاط حروف کا استعمال ہوا ہے جیسے الحمد، للہ، ملک اور الصراط۔ اور یہی انداز پورے قرآن میں بھرپور نظر آئے گا جو اس صنعت کی تائید ہے۔

۵۔ غیر منقوط احادیث لکھنے کی روایت: نبی کریم ﷺ کے دور میں معری انداز یعنی بغیر نقاط عربی میں لکھی جاتی تھی اور بدون نقطہ ہی اسے سمجھا اور پڑھا جاتا تھا۔ اس بات پر تمام محدثین اور مورخین کا اتفاق رہا ہے۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں اظہار کیا ہے اور غیر منقوط احادیث کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

۶۔ صحابہ کرام کے غیر منقوط نام: صحابہ کے اسماء بھی غیر منقوط ملتے ہیں جیسے علی، عمر، طلحہؓ، رواحہ، عمرو، العاص۔

۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا "بغیر نقطوں کے خطبہ ٔ نکاح": غیر منقوط فن ادب کی سب سے قدیم نص جو ہم تک پہنچی ہے۔ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خطبۂ نکاح ہے۔ جس کی ابتدا درج ذیل الفاظ سے ہے: "الحمد لله الملك المحمود، المالك الودود، مصور كل مولود، ومآل كل مطرود ...." ڈاکٹر لیث داؤد سلمان استاذ جامعہ بصرہ عراق کی تحقیق کے مطابق یہ خطبہ علامہ حریری (۵۱۶ھ) کا مقامات حریری میں ذکر کردہ خطبہ ہی ہے، جس کو بعد کے لوگوں نے حضرت علیؓ کی طرف بلاسند منسوب کر دیا۔

۸۔ غیر منقوط قصائد: ابراہیم بن ہرمہ (ت: ۱۷۶ء) کا "غیر منقوط قصیدہ": ابوالفرج الاصفہانی نے اپنی مشہور کتاب "الاغانی" میں

یوں لکھا ہے: ابن ھرمہ کے قصیدہ سے پہلے کسی نے اس بابت نہیں لکھا، اس قصیدہ میں چالیس اشعار ہیں، جن میں ایک حرف بھی منقوط نہیں ہے۔ ابوالفضل الاوانی (ت:۵۶۱ھ) کا "قصیدہ مہملہ": ادب کی اس عجیب نوع کی چوتھی مثال، ابوالفضل الاوانی جن کا پورا نام سعید بن یوسف بن الحسن سمرۃ الکاتب الاوانی ہے (۲۷)، کا قصیدہ غیر منقوطہ ہے، جس میں بارہ اشعار ہیں۔ صفی الدین حلی (ت: ۷۵۰ھ) کا "قصیدہ مہملہ": جن کا اصل نام عبدالعزیز بن سرایابن علی بن القاسم السنبسی الطائی ہے۔

۹۔ غیر منقوط خطوط: نورالدین ناشری (ت: ۸۱۲ھ) کا "غیر منقوط خط": روایت غیر منقوط کی چھٹی نص نورالدین ناشری کا خط بے نقط ہے۔ یمن کے سلطان "اشرف" سے ملاقات کی اور اس کو غیر منقوط خط جو سلطان کی مدح میں تھا، پیش کیا۔

۱۰۔ غیر منقوط نظم ونثر: یوسف شربینی (ت:۱۰۹۸ء) کی "طرح المدر لحل اللألاء والدرر": فن عاطلہ کی ساتویں نص نظم ونثر، سید تاج قابسی (ت:۱۰۹۸ھ) کا رسالہ "اکال الدرالھاطل لعلاء الادوار العاطل": اس کمیاب فن کی آٹھویں نص سید تاج قابسی کا وہ رسالہ غیر منقوطہ ہے جو یوسف شربینی کے مذکورہ غیر منقوط قصیدہ "اللألاء والدرر" کی تشطیر ہے (جب کسی شاعر کے شعر کے دو مصرعوں کے بیچ میں موضوع سے ہم آہنگ مزید دو تضمینی مصرعوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، تو اس صنعت کو تشطیر کہتے ہیں)۔

۱۱۔ غیر منقوط کتاب: عبداللہ یوسفی (ت:۱۱۹۴ھ) کی "موارد السالک لا سھل المسالک": مذکور ادبی نوع کی نویں نص عبداللہ یوسفی کی ہے۔ جن کا پورا نام عبداللہ بن یوسف بن عبداللہ الحلبی الیوسفی ہے، جو ایک بلند پایہ ادیب نظم ونثر نگار اور مورخ ہیں۔ ان کی غیر منقوط کتاب اخلاقیات میں لکھی گئی ہے،

۱۲۔ قرآن کی غیر منقوط تفسیر: علی بن محمد آمدی (ت:۱۲۱۰ھ) کی "سورہ فاتحہ کی بے نقط تفسیر": عرب میں قرآن کریم کی بے نقط تفسیر کے سلسلہ میں پہلی غیر منقوط تفسیر مفتی آمد علی بن محمد حزوری آمدی شافعی کی ہے، جس کا صاحب ایضاح المکنون نے ذکر کیا ہے۔ مفتی ماردین عبدالسلام (ت:۱۲۵۹ھ) کی "سورہ فاتحہ کی بے نقط تفسیر": بے نقط تفسیر کے سلسلہ میں دوسری نص سورہ فاتحہ کی وہ غیر منقوط تفسیر ہے۔ شیخ محمود حمزاوی (ت:۱۳۰۵ھ) کی غیر منقوط تفسیر "درالاسرار": غیر منقوط کی چودھویں نص شیخ محمود الحمزاوی کی غیر منقوط تفسیر "درالاسرار" ہے۔ دربارِ اکبری کے ملک الشعرا ابوالفیض فیضی نے لکھی تھی " سواطع الالہام " کے نام سے عربی زبان میں تفسیر کی۔

۱۳۔ غیر منقوط معجم / ڈکشنری: عربی زبان میں پہلی مہمل معجم " دلیل الکمل الی الکلم المہمل " ہے۔ شیخ محمود حمزاوی نے مختلف معاجم اور تفاسیر وغیرہ سے بے نقط الفاظ کو جمع کیا اور ایک کاپی میں لکھا اور اپنی شہرہ آفاق تفسیر کو لکھنے کے لیے اس معجم کو کام میں لائے۔

۱۴۔ غیر منقوط حمد، نعت ومنقبت: صالح احمد طہ دومانی (ت:۱۳۲۵ھ) کا رسالہ "الدرر واللآل لمدح محمد والآل": قصیدہ بے نقاط ہے، جو رسول اکرمؐ کی مدح وثنا اور آل اطہار کے مناقب شریفہ میں ہے۔

فارسی واردو ادب میں غیر منقوط روایت: مولانا عبد الرحمٰن جامی کا "دیوان بے نقاط جامی" فارسی میں ہے۔ جو بغیر نقطوں کے ہے۔ اردو زبان کی نظم ونثر میں سب سے پہلی غیر منقوط عبارت ہمیں انشاء اللہ خاں انشاء کی ملتی ہے۔ نثر میں "سلک گوہر" اور شاعری میں "دیوان بے نقط" ہے۔ صنعت غیر منقوط میں ایک رسالہ "احکام رسول" ہے۔ جس میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس احکام (۴۰) یعنی اربعین کو منتخب کیا گیا اور عربی سے اردو میں حروف مہملہ کا استعمال کر کے لکھا گیا ہے اس میں پہلے منقوط ترجمہ کیا گیا ہے اور اس کے بعد اس کو غیر منقوط عبارت میں ڈھالا گیا ہے۔ یہ رسالہ رمضان المبارک سن ۱۴۴۰ھ میں مکمل ہو گیا تھا۔ مگر چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر بروقت شائع نہ ہو سکا۔ مگر الحمد للہ، بفضل تعالیٰ اب رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ میں اس کی اشاعت کے مراحل بھی طئے ہوئے۔ اس رسالہ پر اسماعیل قمر بستوی، سید مختار گیلانی، ڈاکٹر محمد ادریس، ڈاکٹر محمد طاہر مصطفی اور منظر پھلوری کی نثری ومنظوم غیر منقوط آراء شامل ہیں۔

مذکورہ صنعت میں انشاء اللہ خاں، میر انیس، مرزا دبیر، قاری یقوب علی خاں، منشی غلام علی خاں کامل جوناگڑھی، منشی چھمن پرشاد صدر لکھنوی، ولی رازی، راغب مرادآبادی، وقار حلم، ناصر بھوپالی، صادق علی بستوی، شمس الہدیٰ، عظیم رائی، سید امین علی نقوی، سید مختار علی گیلانی، منظر پھلوری، صبا متھراوی، سید تابش الوریٰ، ڈاکٹر محمد طاہر مصطفی، محمد یٰسین سروہی، یوسف طاہر قریشی، خورشید ناظر، ابوالحسن واحد رضوی، طاہر صدیقی، کامران اعظم سوہدروی، دل عارفی، محمد فرقان اور اسماعیل قمر نے طبع آزمائی کی ہے۔

مذکورہ صنعت میں لکھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے جسے اہل علم بخوبی جانتے ہیں۔ اس قدر مشکل صنعت ہونے کے باوجود ادباء وشعراء نے سطر دو سطر نہیں بلکہ پورے پورے مجموعے تخلیق کیے، ان کی کاوشوں کے نتیجے میں اکثر اصناف نثر ونظم میں شہ پارے معرض وجود میں آئے اور اردو ادب کی تاریخ کا سرمایہ بنے مثلاً قرآن حکیم کا غیر منقوط ترجمہ، حمد باری تعالیٰ، نعت شریف، سیرت رسول مقبول، تراجم احادیث رسول اللہ تعالی علیہ وسلم، مناقب صحابہ رضی اللہ عنھم، قطعات، قصیدے، سلام، مرثیے اور مجموعے غزلیات وغیرہ۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا کہ ہے غیر منقوط حروف یا تحریر ادب ایک فن کی حیثیت رکھتا ہے۔

درس کلام اللہ و مصنف کا تعارف: ڈاکٹر محمد طاہر مصطفی ساہیوال میں پیدا ہوئے اور گریجویشن تک تعلیم اس شہر میں حاصل کی۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد اسلام آباد میں ایک تعلیمی ادارے سے بطور اسسٹنٹ پروفیسر وابستہ ہو گئے۔ اور میں (20) برس وہاں پڑھاتے رہے۔ اس دوران اسلامی موضوعات پر ان کی متعدد کتب بھی سامنے آئیں، جن میں فلسفائے "اسمائے الرسول" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ 2002ء میں وہ پی ایچ ڈی (PhD) کے لیے کراچی یونیورسٹی چلے گئے اور 2007ء میں یہ مرحلہ بخوبی مکمل کر لیا۔ پی ایچ ڈی کے لیے ان کا تحقیقی مقالہ کا موضوع "اسمائے رسول کی اہمیت وفضیلت کا انسانی سیرت وکردار پر اطلاق" آج کل وہ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی میں بطور ڈائریکٹر سیرت چیئرمین میں پروفیسر شعبہ اسلامی فکر وترتیب سے وابستہ ہیں۔[11]

ڈاکٹر محمد طاہر مصطفی نے درس کلام اللہ کے تعارف میں یوں لکھا ہے: "میں نے غیر منقوط ترجمہ تفسیری کا آغاز 14 مئی 2011ء کو شروع کیا

تھا اور الحمد اللہ 30 مئی 2013ء کو دو سال 16 دن کی قلیل مدت میں توفیق الٰہی سے مکمل ہوا۔ اتنی قلیل مدت میں اتنا بڑا کام ہو جانا بھی کلام اللہ کا ایک معجزانہ پہلو ہے، ورنہ ایسے کام صدیوں میں ہوا کرتے ہیں۔ دنیا میں پہلا غیر منقوط تفسیری ترجمہ کرتے ہوئے مجھے بہت سے تحفظات کا سامنا ہوا اس ترجمہ کو علماء کے مشورے سے اب تفسیری ترجمہ کہنے کا بھی مدعا یہی ہے۔ ترجمے میں کلام کے ہر لفظ کو دوسری زبان میں ڈھالا جاسکتا ہے۔"(12)

درسِ کلام اللہ کے منہج واسلوب کا جائزہ:

ا۔ ترجمہ کا اصول یہ ہے کہ ترجمہ یا تو لفظ بہ لفظ، حرف بہ حرف یا با محاورہ ہوتا ہے۔ جبکہ قرآن کے ترجمے میں ترجمہ کرتے ہوئے نہایت ہی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ قرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجم کسی قسم کا اضافہ نہیں کر سکتا۔(13)

لہٰذا ڈاکٹر محمد طاہر مصطفی نے درسِ کلام اللہ کو ترجمہ و تفسیر کا نام دیا تاکہ جہاں مفہوم سمجھنے میں مشکل آرہی ہو وہ اضافہ کر لیں تاکہ قاری کو سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

۲۔ مصنف نے اپنے غیر منقوط ترجمہ و تفسیر کے ساتھ مولانا محمد خان جوناگھڑی کا اُردو منقوط ترجمہ شامل کیا ہے تاکہ قاری کو اگر مفہوم سمجھنے میں مشکل پیش آئے تو وہ عام اردو منقوط ترجمہ کو دیکھ سکے۔

۳۔ بسم اللہ کا غیر منقوط ترجمہ: ولی رازیؒ نے اپنی غیر منقوط سیرت کی کتاب ہادی عالم میں بسم اللہ کا غیر منقوط ترجمہ ایسے کیا: اللہ کے اسم سے عام رحم والا کمال رحم والا ہے۔(14)

محمد عظیم نے اپنی کتاب دوسسر دوداماد ہیں۔ بسم اللہ کا غیر منقوط ترجمہ ایسے کیا ہے: اللہ کے اسم سے کہ وہ عمومی رحم و کرم والا ہے۔(15)

جبکہ ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ نے درسِ کلام اللہ میں بسم اللہ کا غیر منقوط ترجمہ یوں کیا: اللہ کے اسم سے رحم والا اور لامحدود رحم والا ہے۔(16)

درج بالا تینوں ترجموں میں مصنفین نے اپنی ذہانت کے اعتبار سے غیر منقوط ترجمہ کو بہت ہی خوب صورت انداز میں پیش کیا ہے۔

مصنفین کے تراجم ایک سے بڑھ کر اپنی مثال آپ ہیں لیکن اگر ان تینوں کے بسم اللہ کے ترجمہ کا بغور جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تینوں مصنفین نے ترجمہ کرتے ہوئے مہربان کا کسی نے عام رحم والا لیا ہے۔ اور کسی نے عمومی رحم و کرم والا اور کسی نے رحم والا اور لامحدود رحم والا لیا ہے اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالی کی رحم کی صفت لامحدود ہی ہے لہذا ڈاکٹر طاہر مصطفی کا ترجمہ دیگر کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

۴۔ مترادفات میں اضافہ: درس کلام اللہ ڈاکٹر طاہر مصطفی کی صنعت مہمل میں ایک بہترین سعی ہے اور قرآنیات میں لسانی اور ادبی شہ پارے میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس خوبصورت ادبی تصنیف کے مطالعہ سے قاری کے منقوط الفاظ کے غیر منقوط مترادفات میں اضافہ ہوتا ہے جیسے:

منقوط الفاظ	غیر منقوط مترادفات	منقوط الفاظ	غیر منقوط مترادفات
زمین	مٹی/کرہ	شکست	ہار
ہوس	طمع	ذلیل	رسوا
ذلت	رسوائی	رنج	دکھ
پانی	ماہ	آسائش	آرام
آسان	سہل	امر	حکم
اُمید	آس	آسمان	آسماں
یوم	دیہاڑ/دہاڑ	رب	اللہ/مالک و مولی
تعریف	مدح	بدلہ	صلہ
معبود	الہ	ماہ	مہ
غم	الم	شہد	عسل

۵۔"رب"کا غیر منقوط ترجمہ:"جَزَاءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا"[17]

منقوط ترجمہ: تیرے رب کی طرف سے یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہو گا۔[18]

غیر منقوط ترجمہ: وہ سارا اللہ مالک و مولیٰ کے ہاں سے طے کر دہ صلہ ہو گا۔[19]

"فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ"[20]

منقوط ترجمہ: پس اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔[21]

غیر منقوط ترجمہ: اے لوگو! مالک و مولیٰ کے کس کس کر دو عطا کا الحاد کرو گے۔[22]

درج بالا آیات میں "رب" کا غیر منقوط ترجمہ ایک آیت میں "اللہ مالک و مولی" تحریر کیا ہے، جبکہ دوسری آیت میں مالک و مولی لے رہے ہیں ایسا تقریباً تمام جگہوں پر ہے اس میں یکسانیت ہونی چاہیئے۔

٦۔"سمٰوٰت والارض"کا غیر منقوط ترجمہ:"وَلَهُ الْكِبْرِيَاۤءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ"[23]

منقوط ترجمہ: اس کی بڑائی ہے آسمان اور زمین میں اور زبردست حکمت والا ہے۔[24]

غیر منقوط ترجمہ: آسماؤں اور کرہ مٹی کے دروں، ہر طرح کا اعلیٰ و عالی اکرام اسی کا ہے وہ حاوی اور ادراک والا ہے۔[25]

درج بالا آیت میں مصنف نے آسمانوں کا غیر منقوط ترجمہ آسماؤں استعمال کیا ہے صنعتِ مہمل میں آسمانوں کو آسماؤں لکھا جاتا ہے

اور یہ فارسی زبان کی غیر ندائی حالت ہے۔ اور زمین کے لئے کرہ مٹی تحریر کیا۔ "کرہ" کے لغوی معنی گنبد، گولہ کے ہیں۔[26] ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ کرہ کے معنی ہر گول چیز کے ہیں۔[27] جبکہ "مٹی" کے معنی زمین، دھرتی، پرتھوی اور سنسار کے ہیں۔[28] لہذا مصنف نے آسمان وزمین کے لئے نہایت ہی موزوں متبادل غیر منقوط الفاظ کا استعمال کیا ہے۔

۷۔ "اذ" کا غیر منقوط ترجمہ: "وَإِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ"[29]

منقوط ترجمہ: اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔[30]

غیر منقوط ترجمہ: اور وہ گھڑی کہ گور د گوا کھڑی رہی ہو گی۔[31]

اس آیت میں "اذ" کا غیر منقوط ترجمہ "وہ گھڑی" کیا گیا ہے۔ "گھڑی" جس کے معنی رات کا ساٹھواں حصہ، ایک گھنٹہ کا 6/7 حصہ، 24 منٹ کا وقفہ، وقت سماں، کال زمانہ، پیمانہ اور ایک آلہ کا نام ہے۔[32]

۸۔ "خلق" کا غیر منقوط ترجمہ کاری گری: "خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ"[33]

منقوط ترجمہ: جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔[34]

غیر منقوط ترجمہ: کہ اک گاڑے لہو سے اللہ کے ہاں سے کاری گری ہوئی۔[35]

درج بالا آیت میں "خلق" کا غیر منقوط ترجمہ کاری گری کیا ہے۔ لغت میں "کاری گری" سے مراد ہنر مندی، دست کاری، حرفت کرنے والا، ماہر فن اور استاد کے ہیں۔[36]

۹۔ الفاظ کو توڑ کر تحریر کیا گیا: بعض مقامات پر جن الفاظ کے متبادل غیر منقوط نہیں ملتا ایسے الفاظ کو توڑ کر لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے: "اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِيْلًا"[37]

منقوط ترجمہ: یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادیں گے جیسا کہ آپ کا گمان ہے یا آپ خود اللہ تعالی کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں گے۔[38]

غیر منقوط ترجمہ: (اگر وہ معدوم رہے) اے سے کرو کہ آسماں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادو (اگر اے سامعدوم ہو اللہ اور ملائکہ کو ہماری آں کھوں کے آگے لے آؤ۔[39]

درج بالا آیت میں مصنف نے کچھ لفظوں کو توڑ کر پیش کیا ہے۔ مثلاً اسے کو اے سے لکھا ہے، "اور اگر ایسا معدوم ہو" میں ایسا کو اے سا تحریر کیا ہے۔ اور آنکھوں کو بھی غیر منقوط تحریر کرنے کے لیے الفاظ کو توڑ کر "آں کھوں" لکھا ہے۔ یوں کہنا غلط نہ ہو گا کہ اس قسم کی آیات میں جہاں کسی لفظ کا غیر منقوط متبادل لفظ نہیں ملا، تو الی آیات میں ڈاکٹر صاحب نے نقطوں سے بچنے کے لیے الفاظ کو توڑ کر لکھا ہے۔

۱۰۔ منقوط اسماء کے استعمال میں مشکل: درس کلام اللہ میں جہاں جہاں پر منقوط اسماء آئے ہیں ان کو غیر منقوط ترجمہ میں منقوط ہی تحریر کیا گیا ہے۔ جیسے ’’وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ‘‘[40] غیر منقوط ترجمہ: سوں ہے طور سینین کی۔[41]

اسی طرح ایک اور آیت میں: ’’وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِo وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ‘‘[42]

غیر منقوط ترجمہ: اور ادراک کی آں کھ سے دے کھو اہل ثمود سے کس طرح کا سلوک ہوا کہ وہ وادی کے دروں الماس کی کٹائی اور گھڑائی کے عامل رہے۔ اور فرعون ہکوں ہکوں کے ہمراہ کس طرح کا سلوک ہوا۔[43]

درج بالا آیات میں غیر منقوط ترجمہ میں منقوط اسماء استعمال کئے ہیں۔ اسی صنعت کی کتاب کتاب ہادی عالم میں مصنف نے منقوط اسماء کے لئے غیر منقوط القابات و کلمات استعمال کئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر طاہر مصطفی نے قرآن کے ترجمہ کی وجہ سے احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے اور جس جگہ منقوط اسماء آئے ہیں ان الفاظ کو گہرا کر دیا ہے۔

۱۱۔ منقوط الفاظ کو توڑ کر تحریر کیا گیا: بعض مقامات پر جن الفاظ کے متبادل غیر منقوط نہیں ملے ایسے الفاظ کو توڑ کر لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے: ’’اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا‘‘[44]

منقوط ترجمہ: یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادیں گے جیسا کہ آپ کا گمان ہے یا آپ خود اللہ تعالی کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں گے۔[45]

غیر منقوط ترجمہ: (اگر وہ معدوم رہے) اے سے کرو کہ آسماں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادو (اگر اے سا معدوم ہو اللہ اور ملائکہ کو ہماری آں کھوں کے آگے لے آؤ۔[46]

درج بالا آیت میں مصنف نے خط کشیدہ الفاظ کو توڑ کر پیش کیا ہے۔ مثلاً ’ایسے‘ کو ’اے سے‘، ’ایسا‘ کو ’اے سا‘ اور ’آنکھوں‘ کو ’’آں کھوں‘‘ لکھا ہے۔ اسی طرح ایک اور آیت میں: ’’وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى‘‘[47]

منقوط ترجمہ: اور جس نے اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی۔

غیر منقوط ترجمہ: اور اسی کے ہاں سے آدمی ’’لے کھ‘‘ طے ہوئے اور مکرر راہ دکھائی۔

درج بالا آیت میں ’لیکھ‘ کو توڑ کر ’’لے کھ‘‘ لکھا ہے اور یہ لفظ بھی پنجابی کا بھی استعمال کیا ہے۔ لیکن ایسا کرنے سے تحریر کی صورتی حالت متاثر ہوتی ہے۔

۱۲۔ منقوط الفاظ میں سے نقطہ والے حرف کو حذف کر کے تحریر کیا گیا: ’’رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ‘‘[48]

منقوط ترجمہ: اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا ہے

اور جو نافرمانی کرے تو، تو بہت ہی معاف اور کرم والا ہے۔

غیر منقوط ترجمہ: اے مرے مالک و مولیٰ! اس طرح کے لوگوں سے کئی دوسرے لوگ گمراہ ہوئے۔ سو وہ آدمی کہ ہمراطاع کار ہوا، وہ مرا ہی ہے اور کوئی مری عدولی کا عامل ہو، اس کے واسطے مرا اللہ ہی اعمال سو کی مٹائی کرکے رحم والا ہے۔

درج بالا آیت میں لفظ 'میرے' کو غیر منقوط بنانے کے لئے اس میں سے 'ی' کو حذف کرکے ''مرے''، ''میرا'' کو ''مرا'' اسی طرح ''میری'' کو ''مری'' لکھا ہے اور زیرِ بحث تصنیف میں اکثر مقامات پر ایسا ہی کیا گیا ہے۔

۱۳۔ انگریزی الفاظ کا استعمال: مصنف نے منقوط الفاظ سے بچنے کے لئے انگریزی کے الفاظ کو اردو میں غیر منقوط انداز میں استعمال کیا ہے جیسے: ''اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ''(49)

منقوط ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا۔

غیر منقوط ترجمہ: اللہ آسماؤں اور کرہ مٹی کی لائٹ ہے۔(50)

مصنف نے یہاں پر ''نور'' کا غیر منقوط متبادل لفظ انگریزی زبان کا لفظ لائٹ لیا ہے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کیا لائٹ لفظ نور کا احاطہ کرتا ہے؟ لائٹ وہ چیز ہوتی ہے جو اپنی روشنی سے ایک محدود حد تک اجالا کر دے اور اندھیرے کو دور کر دے۔ اور نور بھی ایسی ہی روشنی یا اجالا ہے جس سے ہر طرف اجالا ہی اجالا ہو جاتا ہے لیکن لا محدود ہوتا ہے لہذا لفظ 'لائٹ' 'نور کا ترجمہ نہیں ہو سکتا اس لئے مصنف کو چاہیئے کی اسے الفاظ یا اصطلاحات کو منقوط ہی درج کیا جائے۔

۱۴۔ پنجابی الفاظ کا استعمال: مصنف نے غیر منقوط الفاظ کی جستجو میں پنجابی زبان کے استعمال سے بھی گریز نہیں کیا جیسے: ''وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ''(51)

منقوط ترجمہ: قسم ہے قرآن باحکمت کی۔

غیر منقوط ترجمہ: وعدہ (سوں) ہے ادراک کے حامل مرسل کی۔(52)

درج بالا آیت میں ''و'' کا ترجمہ قسم ہے مصنف نے یہاں قسم کے لیے غیر منقوط لفظ وعدہ استعمال کیا چونکہ لفظ 'وعدہ' سے مراد قسم نہیں ہے لہذا قوسین لگا کر پنجابی کا لفظ ''سوں'' استعمال کیا ہے۔ اسی طرح قرآن میں جہاں لفظ ''یوم'' آیا ہے مصنف نے لفظ ''دہاڑ'' لکھا ہے لیکن یہاں بھی نقطہ سے بچنے کے لئے اسے ''دیہاڑ'' کے بجائے ''دہاڑ'' لکھا ہے۔

۱۵۔ ہندی الفاظ کا استعمال: درس کلام اللہ مختلف زبانوں کی آمیزش ہے اور ڈاکٹر طاہر نے صنعتِ مہمل کے لئے ہندی زبان کا بھی استعمال کیا ہے جیسے: ''اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ''(53)

منقوط ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہ کی تو ان کے لیے جہنم عذاب کا ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔

غیر منقوط ترجمہ: وہ لوگ کہ اہلِ دھرم مردوں اور اہلِ دھرم امراَہ کو دکھی کرکے مسرور ہوئے اور مکررامر معدوم کہ اللہ کے آگے اس

عمل سُو کی مٹائی کی دُعا کر کے صالح کار ہوئے،" اے سے" لوگوں کو دارُ الآلام کا صدمہ الگ ہو گا، اور آگ کے ساڑ کا صدمہ الگ ہو گا۔
مصنف نے درجہ بالا آیت میں "مسلمان مردوں اور عورتوں" کا غیر منقوط ترجمہ "اہلِ دھرم مردوں اور اہلِ دھرم امراَہ" کیا ہے یہاں لفظ "دھرم" ہندی کا لفظ ہے۔ اسی طرح "عورت" کے لئے کچھ مقامات پر ہندی کا لفظ "مہلا" استعمال کیا ہے۔

خلاصہ بحث: ڈاکٹر صاحب کا غیر منقوط ترجمہ و تفسیر (درس کلام اللہ) آج کے دور میں بہت بڑا کارنامہ ہے قرآن کا غیر منقوط ترجمہ نہایت ہی مشکل کام ہے جس کو ڈاکٹر صاحب نے بہت ہی محنت و مشقت سے سرانجام دیا اس پر انہوں نے اپنا بہت سا وقت صرف کیا۔ ڈاکٹر صاحب کا کام بارگاہِ الٰہی میں بہت بڑا ہدیہ ہے۔ اس طرح کے کام اللہ تعالیٰ چند مخصوص چنے ہوئے لوگ ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو۔ اس کام کے ذریعے ڈاکٹر صاحب نے اُردو زبان کے منقوط الفاظ کی جگہ غیر منقوط الفاظ استعمال کر کے اردو زبان کی ترویج کی ہے۔ آپ نے نا صرف اردو بلکہ بہت ہی محنت سے مختلف زبانوں کے غیر منقوط الفاظ تلاش کر کے مترادفات کے طور پر استعمال کیے ہیں۔ جن میں انگریزی، فارسی، ہندی اور زیادہ تر پنجابی الفاظ استعمال کیے ہیں۔ درس کلام اللہ غیر منقوط ترجمہ کے ساتھ ساتھ منقوط ترجمہ بھی دیا ہے۔ اور اسے ترجمہ و تفسیر کا نام دیا ہے کیونکہ اصول ترجمہ کے تحت اضافت نہیں کی جاتی ہے۔ فہم و ادراک سے مصنف نے ترجمہ کرتے ہوئے اضافت سے کام لیا ہے اور اس کا نام ترجمہ و تفسیر رکھا لیکن درس کلام اللہ کے عمیق مطالعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مصنف نے اپنی حتی الامکان کوشش کی اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں لیکن بعض مقامات پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ غیر منقوط الفاظ چناؤ میں اعجاز القرآن کا تسلسل بر قرار رکھنا خطرہ میں پڑتا رہا اور بعض مقامات پر غیر منقوط الفاظ وحی الٰہی کے الفاظ کے مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچ پائے۔ اسی طرح غور کریں تو بہت سے مقامات اسماء اور اسلامی اصطلاحات پر نقاط کے بغیر گزارا ہی نہیں۔ مثلاً قرآن میں جہاں لفظ "قرآن" ذکر، یوسف، ہارون، اونٹنی وغیرہ جیسے بہت سے الفاظ ہیں، اگرچہ ڈاکٹر طاہر نے اسماء کو ایسے ہی استعمال کیا ہے لیکن صنعتِ مہمل میں اسماء کو غیر منقوط بنانا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

سفارشات:

1) غیر منقوط ترجمہ صرف اس صورت تک جائز ہے جب تک قرآنی ترجمہ عربی متن کے عین مطابق ہو اللہ کی شان رسالت احکام رسالت کے عین مطابق نہ کوئی کھیل ہو۔

2) غیر منقوط ادب پر کام کرنے والے حضرات کو چاہیے کہ اس فن کے واضح اصول و اسلوب مدون کریں۔ خاص طور پر قرآنِ مجید کے غیر منقوط ترجمہ کے لئے۔

3) درس کلام اللہ میں مصنف نے غیر منقوط ترجمہ کے لیے واضح اصول نہیں اپنائے۔ کئی مقامات پر الفاظ کو توڑ کر لکھا گیا ہے تا کہ نقطوں سے بچا جا سکے اس نے تحریر کی صورتی حالت کو متاثر کیا ہے اس رویہ کا کوئی ادبی و فنی متبادل ہونا چاہیئے۔

4) مصنف کو چاہیے کہ بعض مشکل ترین غیر منقوط الفاظ کے ساتھ ان کے معانی بھی لکھے تاکہ عام فہم رکھنے والے بھی آسانی سے اس سے استفادہ کر سکیں۔ غیر منقوط مشکل ترین الفاظ کو قارئین کے لیے آسان تر بنایا جائے۔

5) قرآن پاک سرچشمہ ہدایت ہے اور مفہوم واضح نہ ہو تو احکامات کی بجا آوری کیسے ہو سکے گی لیکن وہ آیات جو محکمات ہیں وہاں غیر منقوط ترجمہ میں قطعیت، اٹل یا واضح مفہوم منتقل نہیں ہو پاتا ایسے مقامات پر احتیاط کی ضرورت ہے۔

6) محققین میں اور طلبہ میں غیر منقوط مقالہ اور مضامین کا بھی اہتمام کیا جائے۔

7) جامعات میں ان کتب کے فنی جائزوں پر تحقیقی کام بھی ہونا چاہیے۔

8) وہ مصنفین جو غیر منقوط ادب تصنیف کر چکے ہیں انہیں چاہیے کہ اس کے اسلامی اصول وضوابط مرتب کریں۔ قرآن اور سیرت کے حوالے سے اس کے معیاری اسلوب کی وضاحت کریں اور واضح کریں تاکہ قرآن اور نبی کریم ﷺ کی سیرت پر غیر منقوط کلام لکھتے ہوئے ادب اور معیار کو ملحوظِ خاطر رکھا جاسکے۔

9) غیر منقوط تراجم کے ہنر سکھانے کے لیے باقاعدہ کلاسز کا آغاز کیا جائے یا سلیبس میں بطور مضمون اسے شامل کیا جائے۔

10) ایم فل اور پی ایچ ڈی میں باقاعدہ غیر منقوط ادب اور صنعتِ مہمل پر کورس پڑھایا جائے۔

حوالہ جات:

---

[1]۔ اصیل بدیع یعقوب، الدکتور، میثال عاصی، الدکتور، المعجم المفصل فی اللغۃ الادب، بیروت، دار العلم للملایین، الطبعۃ الاولی، ۱۹۸۷ء، ص ۲۷

Aseel Badee Yaqoob, Dr., Misal Aasi, Dr., Al-Maujam ul Mufasil Fi-Lughat-il-Adab, Bearut, Darul Ilm Lilmalayeen, 1st Edition, 1987, P.27

[2]۔ پنجاب یونیورسٹی، اُردو دار المعارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۰۴ء، ۱۶، ص:۳۵۷

Pujnab University, Urdu Darul Maarif Islamia, Danish Gah Punjab University, Lahore, 2004, P.357

[3]۔ القرطبی، ابی عبد اللہ، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، لبنان: الطبعۃ اولیٰ، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ج: اوّل، ص:۱۰۲

Al-Qurtabi, Abi Abdullah, Muhammad Bin Ahmad, Al-Jama Li Ahkam ul Quran, Lubnan, 1st Edition, 1427, 2006, Vol.1, P.102

[4]۔ التوبہ (۹)۳

Al-Tauba (9)3

[5]۔ عثمان ابن سعد، ابن عمر الدین، المحکم نقاط المصحف، البیروت: دار الفکر، ۱۴۰۷ھ، ص:۱۲

Usman Ibn Saad, Ibn Umar ud Din, Al-Muhkam Niqat ul Mushaf, Al-Bairut, Darul Fikar, 1407, P.12

[6]۔ الجرمی ابراہیم محمد،، معجم القرآن، دمشق: دار الکلم، ۲۰۰۱ء، ص:۲۹۶

Al-Jurmi, Ibrahim Muhammad, Maujam ul Quran, Damishq, Darul Kalam, 2001, P.296

7۔ محمد(۴۷)۱۹

Muhammad (47) 19

8۔ الفتح(۴۸)۲۹

Al-Fatah (48) 29

9۔ مراد آبادی، راغب، مدح رسول ﷺ، کراچی: ایجوکیشنل پریس، ۱۹۸۳ء، ص:۴

Muradabadi, Raghib, Madah Rasool (PBUH), Educational Press, Karachi, 1983, P:4

10۔ ایضاً، ص:۴

Ibid, P.4

11۔ فرقان حمید، مضمون "سنڈے میگزین" مشمولہ "روزنامہ نوائے وقت" لاہور، 12/جون 2022ء

Fuqan Hameed, Mazmoon "Sunday Magazine" Mashmoola "Roznama Naway Waqt" Lahore, 12 June 2022

12۔ مصطفیٰ ڈاکٹر محمد طاہر، درسِ کلام اللہ، ناشران: قرآن و کتب اسلام، ہیڈ آفس اردو بازار لاہور، پاکستان، لاہور، ص:1419-1418

Mustafa Dr. Muhammad Tahir, Dars-e-Kalam Allah, Nashiran Quran-o-Kutab, Head Office Urdu Bazar Lahore, Pakistan, P.1418-1419

13۔ حسین. سید باقر، مضمون، "مترجم کے مباحث" مشمولہ "کتاب و سنت"، ص:۴۸

Hussain, Syed Baqir, Mazmoon, "Mutarjam Kay Mubahis" Mashmoola "Kutab-o-Sunnat", P.48

14۔ رازی، محمد ولی، ہادی عالم، دارالعلم، لاشرقی منزل، ویب گارڈن ایسٹ کراچی، ش ن، ص:۲۲

Razi,Muhammad Wali Hadi Aalim, Dara-ul-Ilm, Web Garden East, Karachi, P.22

15۔ آرائی، محمد عظیم، ابو محمد، دو سسر دو داماد، اساس العلم، کراچی، ۱۰۴۲ء، ص:۱۰۴

Arai,Muhammad Azeem Do Sasur Do Damad, Asas ul Ilm, Karachi, 1042, P:104

16۔ مصطفیٰ، ڈاکٹر محمد طاہر درسِ کلام اللہ، ص:۲

Mustafa,Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.2

17۔ النبا(۷۸)۳۶

Al-Naba (78) 36

18۔ مصطفیٰ ڈاکٹر محمد طاہر، درسِ کلام اللہ، ص:۱۳۵۱

Mustafa, Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.1351

19۔ ایضاً

Ibid

20۔ رحمٰن(۵۵)۱۳

Rehman (55) 13

21۔ مصطفیٰ، ڈاکٹر محمد طاہر، درسِ کلام اللہ، ص:۱۲۱۸

Mustafa, Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.1218

22۔ ایضاً

Ibid

23۔ الجاثیہ(۴۵)۳۷

Al-Jasiah (45) 37

24۔ مصطفیٰ،ڈاکٹر محمد طاہر،درسِ کلام اللہ،ص:۱۱۴۴

Mustafa, Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.1144

25۔ ایضاً

Ibid

26۔ دہلوی،مولوی سید،احمد،،فرہنگ آصفیہ،ج:۳،ص:۲۱۶۹

Dehalvi, Molvi Syed Ahmad, Farhang Asfiya, Vol.3, P.2169

27۔ ایضاً

Ibid

28۔ دہلوی،مولوی سید،احمد،فرہنگ آصفیہ،ج:۴،ص:۲۷۸۹

Dehalvi, Molvi Syed Ahmad, Farhang Asfiya, Vol.4, P.2789

29۔ الانفطار(۸۲)۴

Al-Infitar (82) 4

30۔ مصطفیٰ ڈاکٹر محمد طاہر،درسِ کلام اللہ،ص:۱۳۶۲

Mustafa,Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.1362

31۔ ایضاً

Ibid

32۔ ایضاً،ص:۲۵۶۷

Ibid, P.2567

33۔ العلق(۹۶)۲

Al-Alaq (96) 2

34۔ مصطفیٰ ڈاکٹر محمد طاہر،درسِ کلام اللہ،ص:۱۳۹۲

Mustafa, Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.1392

35۔ ایضاً

Ibid

36۔ ایضاً،ج:۳،ص:۲۰۶۷

Ibid, Vol.3, P.2067

37۔ بنی اسرائیل(۱۷)۹۲

Bani Israel (17) 92

38۔ مصطفیٰ ڈاکٹر محمد طاہر،درسِ کلام اللہ،ص:۶۷۵

Mustafa, Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.675

39۔ ایضاً

Ibid

40۔ التین(۹۵)۲

Al-Teen (95) 2

41۔ ایضاً

Ibid

42۔ الفجر(۸۹)۹۔۱۰

Al-Fajar (89)9-10

43۔ ایضاً

Ibid

44۔ بنی اسرائیل(۱۷)۹۲

Bani Israel (17) 92

45۔ مصطفیٰ ڈاکٹر محمد طاہر، درسِ کلام اللہ، ص:۶۷۵

Mustafa,Dr. Muhammad Tahir Dars-e-Kalam Allah, P.675

46۔ ایضاً

Ibid

47۔ الاعلیٰ(۸۷)۳

Al-Aala (87) 3

48۔ ابراہیم(۱۴)۳۶

Ibrahim (14) 36

49۔ النور(۲۴)۳۵

Al-Noor (24)35

50۔ ایضاً

Ibid

51۔ یٰسین(۳۶)۲

Yaseen (36)2

52۔ ایضاً

Ibid

53۔ البروج(۸۵)۱۰

Al-Barooj (85) 10

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.